39

میدان شدھی میں کام کرنے والوں کی ضرورت

(فرمودہ ۲؍ نومبر ۱۹۲۳ء)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

میرے پچھلے خطبوں میں اس بات کے متعلق زور دیا گیا ہے کہ ہمارا کام دنیا کی اصلاح ہے اور اس کام کے لئے تمام دنیا پر نظر ڈالیں تو صرف ہماری جماعت ہی ایسی نظر آتی ہے جو اس مقصد کو لیکر کھڑی ہوئی ہے کیونکہ ان کوششوں میں سے جو دنیا کے لئے موجب اصلاح ہو سکتی ہیں اور جن کے ذریعہ سے امن قائم ہو سکتا ہے ایک بہت بڑی کوشش اور بہت بڑا ذریعہ تبلیغ اسلام ہے اور یہ ذریعہ ہماری جماعت ہی استعمال کرتی ہے۔ گو جس پہلو کو میں نے نمایاں طور پر لیا تھا وہ دنیوی حصہ ہے مگر بوجہ ان ایام اور خاص حالات کے جو پچھلے دنوں پیدا ہو گئے تھے وہی پہلو مقدم تھا اور حالات کے لحاظ سے ضروری تھا۔ یوں تو تبلیغ ہماری جماعت ہمیشہ کرتی ہے اور جب تک وہ اپنے مقام کو سمجھتی رہے گی وہ ہمیشہ تبلیغ اسلام ہی کرتی رہے گی لیکن بعض اوقات خاص قسم اور خاص طور پر تبلیغ کرنی پڑتی ہے۔ اس زمانہ میں جو تبلیغ کا پہلو اللہ تعالیٰ نے نکالا ہے وہ اپنے اندر خصوصیت رکھتا ہے کیونکہ اس میں ہم کو جنگی طور پر تبلیغ کرنی پڑتی ہے۔ اس رنگ میں تبلیغ مسلمانوں میں بھی کبھی نہیں ہوئی بلکہ ۱۳۰۰ سال کے اندر اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ پہلے زمانہ میں انفرادی طور پر تبلیغ ہوتی تھی اور ایک حصہ ملک کا دوسرے حصہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتا اور نہ ایک کا اثر دوسرے پر پڑتا تھا۔ امریکہ والوں کا جرمنی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا تھا۔ جرمنی کا امریکہ پر کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ ایک ملک کی فتح دوسرے کی فتح کا موجب نہیں ہوتی تھی اور نہ ایک کا نقصان دوسرے کے نقصان کا باعث ہوتا تھا۔ اس طرح جن جن علاقوں میں مبلغ ہوتے تھے ان کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہوتا تھا ہر ایک علیحدہ علیحدہ کام کرتا تھا۔ وہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے تھے اور نہ مل کر کام کرنے کا موقع ملتا تھا۔ اسی وجہ سے ایک کی کامیابی دوسرے کی کامیابی کا باعث نہیں ہوتی تھی۔ وہ صرف افراد کا ہی کام تھا اور وہ تبلیغ اپنی ذات میں افراد کے ساتھ تعلق رکھتی تھی۔ مگر اس زمانہ

میں تبلیغ کے لئے نیا دروازہ کھلا ہے اور وہ یہ کہ اب تبلیغ جنگی طور پر کرنی پڑتی ہے جس میں ایک مبلغ کا تعلق دوسرے کے ساتھ ہوتا ہے اور ایک کی کامیابی دوسرے کی کامیابی کا موجب ہوتی ہے۔ جس طرح جنگ میں فوج چلتی ہے اور ہر شخص کے قدم بڑھانے سے فوج آگے بڑھتی ہے اور ایک ساتھ آگے بڑھتی ہے اسی طرح ہمیں بھی کرنا پڑتا ہے اور جس طرح فوج میں ایک دستہ اگر آگے بڑھ جائے تب بھی خطرہ ہوتا ہے اگر پیچھے رہ جائے تب بھی خطرہ ہوتا ہے اسی طرح یہاں ہے اور اسی لئے سب سے ایک وقت میں برابر کام لیا جاتا ہے۔ بے شک اس طرح کی تبلیغ میں خطرات بھی زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ اس صورت میں ایک فرد کی بھی سستی سے تمام پر اثر پڑتا ہے اور تمام جماعت کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ لیکن اس میں فوائد بھی بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اول تو مل کر کام کرنے سے اطاعت و اتحاد کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر یہ طریق جو ایک گونج پیدا کر دیتا ہے جس سے عظیم الشان نتائج نکلتے ہیں جو لوٹ لوٹ کر کامیابی کا باعث بنتے ہیں اور ان سے تمام عالم میں ایک گونج پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر دوسرے لوگوں کو اس میدان میں ناکامی حاصل ہوئی ہے تو اس کی یہی وجہ ہے کہ ان میں یہ انتظام نہیں تھا۔ وہ کسی انتظام کے ماتحت کام نہیں کرتے تھے۔ ایک مولوی کو اگر ناکامی ہوئی تو دوسروں نے پوچھا بھی نہیں یا ایک کو کامیابی حاصل ہوئی ہے تو اس کا اثر دوسروں پر کوئی نہیں پڑا۔ اگر وہ ہمارا طریق اختیار کرتے تو ان کو بھی کامیابی حاصل ہوتی۔ تو اس قسم کی تبلیغ میں بہت بڑے فوائد ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کام میں ایک سرعت پیدا ہو جاتی ہے جو دوسری صورت میں نہیں پیدا ہوتی۔

ہم میدان ارتداد میں آٹھ ماہ سے کام کر رہے ہیں مگر کام کے دن اب آئے ہیں۔ وہ لوگ لمبے عرصہ کے بعد اب آکر ہماری باتوں کو سننے لگے ہیں۔ کئی ماہ کام کرنے کے بعد اب انہیں معلوم ہوا ہے کہ ہماری جماعت کوئی آوارہ جماعت نہیں۔ وہاں کے لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ مولوی لوگ بلاوجہ ہماری مخالفت کرتے ہیں یہ بھی تو مسلمان بلکہ اعلیٰ درجہ کے مسلمان ہیں۔ اور یہ بھاگنے والے نہیں بلکہ مستقل کام کرنے والے ہیں۔ پس جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ اب زور سے کام کرنے کا وقت ہے اگر اب ہم اپنے رنگ میں اپنے کام میں ایسا زور نہ دیں کہ تمام علاقہ کو جوش میں بہالے جائیں تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ہمارا پہلا کام بھی تمام کا تمام ضائع ہو جائے گا۔

جس طرح فوج میں جسموں کا آگے پیچھے ہونا خطرناک ہوتا ہے اسی طرح تبلیغ میں خیالات کا بھی آگے پیچھے ہونا خطرناک ہے۔ اگر خیالات میں تفرقہ پڑ جائے تو ایسی ناکامی ہوتی ہے جس کی تلافی کی کوئی صورت ہی نہیں رہتی مثلاً اگر اس وقت ہم پوری کوشش نہ کریں اور پورے زور سے کام نہ لیں تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ پہلا ہمارا تمام کام بگڑ جائے گا۔ ان لوگوں سے نہ وہ تعلقات رہیں گے نہ وہ

محبت رہے گی جو اس عرصہ میں پیدا ہو چکی ہے۔ وہ ایسی قوم ہے جو اس بات کی عادی ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے الگ نہیں ہو سکتی اور ان سے کٹ نہیں سکتی۔ اب اگر ہم بھی ان کو چھوڑ دیں تو ان کے اندر اس بات کی عادت پڑ جائے گی کہ وہ اپنی برادری سے الگ ہو جائے اور یہ رو اگر ان میں پیدا ہو گئی تو اچھے نتیجے نہیں پیدا کرے گی۔ اس لئے اس وقت ضرورت ہے کہ ہمارے مبلغ پہلے سے بھی زیادہ جائیں۔ پس قادیان کے لوگوں کو خصوصاً اور باہر کے دوستوں کو عموماً توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو اس موقعہ پر پیش کریں اور کم از کم سو(۱۰۰) آدمی وہاں جانے کیلئے تیار ہو جائے۔

یہ کام اب ایسی صورت میں آگیا ہے کہ اس کا خاتمہ نظر آنے لگ گیا ہے اگر اس وقت ہم پوری کوشش اور ہمت سے کام لیں تو ہم جلدی کامیاب اور مظفر و منصور ہو سکتے ہیں لیکن اگر اس وقت ہم نے سستی کی تو پہلی کارروائیوں پر پانی پھر جائے گا۔ دیکھو وہاں ہمارے قریباً ہزار(۱۰۰۰) آدمی جا چکے ہیں اور ہزاروں روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ یہ تمام کارروائی ہماری تھوڑی سی سستی سے ضائع ہو جائے گی۔ حالانکہ کوئی زندہ قوم اپنے کام کو نہیں چھوڑتی بلکہ جس کام کو شروع کرتی ہے اس کو جاری رکھتی ہے۔ پس ہر شخص جس کے دل میں اسلام کا درد ہے اس سے میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس وقت میدان میں نکلے۔

دیکھو اور میدان بھی تبلیغ کے لئے کھلنے والے ہیں۔ تم اس وقت اپنے دنیاوی کاموں کا خیال نہ کرو اور دنیاوی روکوں کی طرف نہیں دیکھنا چاہیئے۔ اس وقت خدمات دین کی ضرورت ہے۔ پس جو شخص اس وقت درد رکھتا ہے وہ خدمت کے لئے تیار ہو جائے اور ہر شخص جو میرے ہاتھ پر بیعت کر چکا ہے اس کو میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ درحقیقت بیعت پر وہی قائم ہے جو پورے طور پر ارادہ رکھتا ہے کہ وہ دین کے لئے ہر قسم کا کام کرے گا اور ہر قسم کی قربانی کرے گا۔ لیکن بہت ہیں جو ارادہ ہی نہیں رکھتے اور پھر بہت ہیں جو ارادہ تو رکھتے ہیں لیکن جب کام کا وقت آتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

میں نے بتایا ہے کہ یہ خاص طور پر کام کا وقت ہے۔ اس میدان میں چند مہینوں میں انشاء اللہ تم فتح پاؤ گے پھر ان قربانیوں کے بعد اور راستے تبلیغ کے کھلنے والے ہیں جن میں تمہارا قدم اور آگے بڑھے گا اور تمہارے بوجھ ہلکے ہو جائیں گے۔

(الفضل ۹؍ نومبر ۱۹۲۳ء)